عورتوں کی بیعت قرآن میں

قرآن آسان کورس کی مبارک کلاس ہے اور آج ہمارا دوسرے موضوع کا آخری لیکچر ہے قرآن پاک کو سمجھنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے یہ اتنا اعلیٰ اللہ کی رحمت کا معاملہ ہے کہ جسے اللہ سعادت بخشے قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے اللہ نے کچھ خاص دل مخصوص کیے ہوئے ہیں ہر دل قرآن سمجھ بھی نہیں سکتا اور ہمارے دلوں پر قرآن اثر بھی نہیں کرتا اس کی بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم نے کبھی اسے سمجھنے کے لیے پڑھا ہی نہیں ہے چونکہ ہم اسے سمجھنے کے لیے نہیں پڑھتے اسی لیے یہ ہم پر اثر بھی نہیں کرتا جس طرح اس کو اثر کرنا چاہیے سیرت طیبہ میں ایک واقعہ ملتا ہے آقا علیہ السلام جب بارہ سال کے تھے تو اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شام کا سفر کیا تو آپ اس مثال سے سمجھ لیں گے کہ قرآن ہمارے دلوں پر اثر کیوں نہیں کرتا اور ہماری قوم کیوں اس سے محروم ہے اور وہ ہماری قوم کا کیوں اتنا برا حال ہے اور جو اس کی دینی حالت ہے شاید اس واقعہ سے آپ کو سمجھ میں آجائے حضور علیہ السلام بارہ سال کی عمر میں تشریف لے جا رہے ہیں تو راستے میں بصرہ نامی ایک بستی آتی ہے اور اس بستی میں قافلے کا قیام ہوتا ہے قریب ہی ایک چرچ ہے جس میں ایک آدمی ہے جس کا نام بحیرہ ہے وہ ایک پڑھا لکھا شخص تھا، سمجھدار تھا اور اپنے زمانے کے علم جانتا تھا تو اس کی نظر آپ پر پڑتی ہے پوچھتا ہے کہ یہ بچہ کون ہے اور بتایا جاتا ہے حضرت ابو طالبؓ بھی ان کے ساتھ چلتے ہیں وہ چونکہ دینی اور دنیاوی دونوں علم جانتا تھا تو اس نے حضور علیہ السلام کو پہچان لیا اور اس نے کہا کہ یوں کرو کہ اس کو ملک شام نہ لے کر جاؤ کیونکہ وہاں یہودی کثرت سے ہیں اور اس کو نقصان نہ کہیں پہنچا دیں، ہی اللہ کا نبی ہے تو آپ اندازہ کیجیے کہ جس نے اپنی کتاب انجیل بھی سمجھ کر پڑھی وہ بھی آقا علیہ السلام کو پہچان گیا ایک انجیل کی کتاب کو پڑھنے والا موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کو پڑھنے والا نبی کو پہچان گیا جب کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ چالیس سال تک مکے میں یہ لوگ رہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے رہے، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھتے رہے معجزے دیکھتے رہے سورج کا پھٹنا، چاند کا دو ٹکرے ہونا، سورج کا واپس پلٹنا بے شمار معجزے دیکھتے رہے۔

لیکن یہ لوگ مسلمان نہ ہوئے اس لیے کہ ان لوگوں نے اس کتاب کی طرف توجہ ہی نہیں کی سمجھ کر نہیں پڑھا لہذا قرآن اس لیے دلوں پر اثر نہیں کرتا کیونکہ ہم اسے سمجھنے کی نیت سے پڑھتے ہی نہیں یہ بہت اعلیٰ کتاب تو ہے لیکن یہ دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم کتاب بھی ہے جو اس کتاب کے ساتھ سلوک ہو رہا ہے وہ کسی اور کتاب کے ساتھ نہیں ہو رہا اس کتاب کو لوگوں نے صرف عربی کے ان الفاظ کے لیے رکھا ہوا ہے جو اس کے نازل ہونے کا قطعاً مقصد نہیں تھے الحمد اللہ میں اللہ کا شکر گزار رہوں اللہ کا اور آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں بھی ہدیہ تبلیغ پیش ہے محبت پیش ہے جس نے ہمیں یہ توفیق بخشی ہے کہ ہم اس دور میں جس میں لوگوں نے اس قرآن کی عزت کو محض لفظوں تک محدود کر دیا ہے اس دور میں ہمیں قرآن سمجھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور ہم روزانہ ایک آیت سمجھنے ہیں خدا کی قسم بہت بڑا درجہ ہے انشاء اللہ اس کا اندازہ جب ہماری آنکھیں بند ہو جائیں گی تب ہو گا جب دنیا سے ہم اٹھ جائیں گے موت آئے گی انشاء اللہ یہ ایک ایک آیت ہمیں اللہ کی باگاہ سے بہت سی رحمتیں لے کر دے گی جو ہماری اپنی نمازیں شاید نہ دے سکیں یہ قرآن ہے قرآن کی بہت عظمت ہے اور قرآن کے نازل ہونے کا مقصد بھی یہی ہے تو لہذا وہ بحیرہ جو پڑھا لکھا شخص تھا اس نے انجیل اچھی پڑھی ہوئی تھی وہ حضور علیہ السلام کو پہچان گیا اگر آج ہم قرآن اچھا پڑھیں گے تو ہم اللہ کو بھی پہچان لیں گے قرآن کی اچھی تعلیم لیں گے تو اللہ کی ذات بھی اسی سے پہچانی جاتی ہے اس پر جتنا اللہ کا شکر ادا کیا جائے اتنا کم ہے آج ہمارا دوسرے موضوع کا آخری لیکچر ہے آج کی عورت اور قرآن کے حوالے سے آج کا موضوع آپ کی خدمت میں پیش ہے آپ کے ہاتھوں میں نوٹس موجود ہیں اور اس کی آیت نمبر بارہ موضوں آپ کے سامنے ہے۔

قرآن پاک کی روشنی میں بیعت کی اہمیت

اللہ نے قرآن پاک کی سورۃ الممتحنۃ کی آیت نمبر 12 میں ارشاد فرمایا

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآئَکَ الْمُؤمِنٰتُ يُبَايِعنَکَ عَلٰى اَن لَّا يُشرِکنَ بِاللّٰهِ شَيًا وَّلَا يَسرِقنَ وَلَا يَزنِينَ وَلَا يَقتُلنَ اَولٰدَهُنَّ وَلَا يَاتِينَ بِبُهتٰنٍ يَّفتَرِينَهٗ بَينَ اَيدِيهِنَّ وَاَرجُلِهِنَّ وَلَا يَعصِينَکَ فِي مَعرُوفٍ فَبَايِعهُنَّ وَاستَغفِر لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .

اے نبی ﷺ جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے لیے آئیں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، بہتان نہیں لگائیں گی اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان جو موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

بڑی ہی واضح آیت ہے بڑی صاف جس میں کوئی مبہم یا کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے سادی سی گفتگو ہے اور قرآن پاک کا یہ اعجاز ہے کہ قرآن بہت مشکل گفتگو کو بہت آسان الفاظ میں بیان کر دیتا ہے یہاں بعت کا جو تصور بیان ہو رہا ہے وہ اسلام کا بہت بڑا تصور ہے بیت کا لفظی معنی بیچنا ہے، تجارت ہے اپنے مال اپنی جان کو کسی کے ہاتھوں بیچ دینا بیعت ہے اور یہ میسا تصور ہے جو آپ کا اور میرا نہیں ہے یہ قرآن کا تصور ہے اور یہ لفظ بھی ہم نے خود نہیں بنایا یہ قرآن پاک سے نکلا ہے اس لیے قرآن پاک سے جو لفظ برآمد ہو اس کی بڑی عزت ہوتی ہے اللہ تعالی نے بڑے واضح الفاظ میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں جب یہ آیت بھیجتو مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا اور حضور علیہ السلام کو یہ تاکید فرمائی گئی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس عورتیں بیعت کرنے کے لیے آتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان ان شرطوں پر ان سے بیعت لے لیا کریں باقاعدہ بیعت کرنے کا حکم دیا گیا اور عورتوں کی یہ بہت بڑی خوش نصیبی ہے خواتین اسلام مبارک باد کی مستحق ہیں کہ قرآن پاک میں ان کی بیعت کا ذکر ہے یہ حضور علیہ السلام کو حکم دیا گیا بعض بے وقوف اس پر بھی بات کرتے ہیں کہ یہ نبی علیہ السلام کو حکم دیا گیا ہم تو نہیں کرتے بیعت ہمیں تو نہیں کہا گیا تو یاد رکھیں کہ سارے حکم اللہ نے قرآن میں نبی کو ہی دیے ہیں لیکن اس کا مطلب تمام انسانیت ہے جیسے اللہ نے قرآن میں کہا اقیمو الصلاۃ تو وہ نبی اور صحابہ ہی کو کہا لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ ساری دنیا اور ساری انسانیت کو یہ پیغام گیا تو اللہ نے جو قرآن میں حکم دیے اسے آپ صرف نبی علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ تک محدود نہیں کر سکتے بلکہ وہ پیغام ساری دنیا کے لیے ہے تو لہذا بیعت کا پیغام بزرگوں نے بڑے خوبصورت انداز میں اور بھی قرآن کی آیتوں سے بیان فرمایا۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک کی سورۃ المائدہ آیت نمبر 35 میں ارشاد فرمایا

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابتَغُوا اِلَيهِ الوَسِيلَةَ

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

باقاعدہ حکم دیا گیا کہ ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو بھی اور ساتھ اسے وسیلہ بھی تلاش کرو جو اس تک تجھے پہنچا دے اس تک لے جائے اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ اپنی طرف پہنچنے کے لیے کسی وسیلے کی طرف باقاعدہ رجوع کرنے کا حکم دے رہا ہے۔

اللہ تعالی نے سورۃ التوبۃ آیت نمبر 119 میں ارشاد فرمایا

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔

اس آیت سے بھی نیک صحبت اور نیک لوگوں کی طرف اشارہ ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانبیا آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا

فَسَلُوا اَهلَ الذِّكرِ اِن كُنتُم لَا تَعلَمُونَ

سوال کرو اہل ذکر سے اگر تمہیں خود پتہ نہیں ہے۔

اس سے بھی یہ ثابت ہوا کہ اللہ فرمارہا ہے کہ اگر تمہیں خود نہیں پتہ تو کسی اہل ذکر سے سوال کرو اس سے بھی یہ پتہ چلا کہ اللہ کسی نیک بندے نیک شخص کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔

ایک اور جگہ حد کردی اور سورۃ کہف کی آیت نمبر 17 میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے

وَمَن يُّضلِلِ فَلَن تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرشِدًا

اور جسے اللہ گمراہ کردے تو تم نہیں پاؤ گے اس کا کوئی بھی مرشد۔

جسے اللہ گمراہ کردے تو تم نہیں پاؤ گے اس کا کوئی بھی ولی، مرشد۔

اور اسی طرح سورۃ لقمان آیت نمبر 15 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے

وَّاتَّبِع سَبِيلَ مَن اَنَابَ اِلَيَّ

ان کے طریقے کی اتباع کرو جو میری طرف رجوع کرتے ہیں۔

ان کے طریقے کے اوپر چلو جو میری طرف رجوع کرتے ہیں تو یہ وہ آیتیں ہیں جن سے علماء نے دلیل دی ہیں ان تمام آیتوں میں بیعت کا ذکر ہے اور ایک شیخ کی عظمت ایک مرشد کی عظمت ظاہر ہوتی ہے (اللہ اکبر)۔

اسی طرح اللہ نے بڑی حکمت کے ساتھ اپنے دین کو بچانے کے لیے نیک لوگوں کا سہارا دیا ہے اور آج بھی بہت سارے لوگ اس حقیقت سے انکار کرتے نظر آتے ہیں وہ اسلام کے دشمن جو اس سے انکار کرتے ہیں اور اس کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں اور اس کے اوپر باقاعدہ پابندیاں لگانے کی کوشش کرتے ہیں وہ نہ تو قرآن سمجھتے ہیں، نہ قرآن جانتے ہیں اور نہ ہی ان کو کسی نے قرآن کی تعلیم دی ہے کیونکہ آیت قرآنی جس میں شامل ہو اس میں اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑانے چاہیے انسانی عقل وہاں پر جواب دے جاتی ہے جہاں پر آیت قرآنی آجاتی ہے لہذا آپ دیکھتے ہیں جو لوگ اس سے ٹکراتے ہیں اور اس عمل کو غلط خیال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بڑی سے بڑی نعمت سے محروم کردیتے ہیں اور وہ ہدایت جیسی نعمت سے بہت دور ہیں اور ان کو کوئی ایسی روشنی کوئی ایسی نعمت اور روحانی عظمت ہے اس سے وہ محروم ہوتے ہیں۔

احادیث کی روشنی میں بیعت کی اہمیت

اسی طرح آقا علیہ السلام نے بھی اپنی احادیث میں بھی اس کا باقاعدہ اظہار فرمایا۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے یہ حدیث روایت ہے بخاری شریف کی حدیث ہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

اے میرے صحابہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو کہ تم قتل نہیں کرو گے، تم چوری نہیں کرو گے، تم زنا نہیں کرو گے، تم شراب نہیں پیو گے، تم ہر بات میں میری فرمانبرداری کرو گے تو صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ان باتوں پر جو حضور علیہ السلام نے کہیں اس سے پتہ چلا کہ یہ حضور علیہ السلام کا بھی عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا باقاعدہ طریقہ ہے اور اللہ نے قرآن کی آیات میں باقاعدہ حضور علیہ السلام کی توجہ دلائی تھی اور آپ علیہ السلام نے بھی اس پر عمل کیا۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کہ جس شخص کے گلے میں کسی مرشد کا پٹا نہیں ہے وہ منافقت کی موت مرا۔

جس کے گلے میں کسی شیخ کا پٹا نہیں ہے جس کے ساتھ کسی مرشد کی رہنمائی نہیں ہے فرمایا کہ وہ منافقت کی موت میں ہے اب وہ اللہ تعالی کی بارگاہ سے وہ رحمتیں وہ کرم نہیں لے پائے گا جو اللہ نے اس کے لیے رکھے ہوئے تھے۔

آپ اندازہ کیجیے کہ آپ کو اگر ایک شہر سے دوسرے شہر جانا ہو تو کسی رہنما کی ضرورت پڑتی ہے ایک شہر سے دوسرے شہر جانا ہے تو پوچھنا پڑتا ہے کہ کون سی گلی، کون سا راستہ، کون سا روڈ، کون سی سڑک جاتی ہے تو میں ادھر چلوں کوئی آپ کی رہنمائی کرتا ہے تو آپ اس شہر جاتے ہیں اس منزل تک جانے کے لیے جس کو آپ نہیں جانتے ہیں آپ کسی سے پوچھ کے جاتے ہیں اگر ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کے لیے کسی رہنمائی کی ضرورت ہے تو اللہ اور اس کے رسول تک پہنچنے کے لیے اللہ اور اس کے رسول تک جانے کے لیے کسی کی رہنمائی کی ضرورت نہیں ہے اور آج کل جو ایک کانسپٹ ایوالو ہو رہا ہے لوگوں کے اندر اور یہ بڑی پلاننگ سے یہ چیز پھیلائی جاتی ہے کہ جب قرآن اور احادیث موجود ہیں تو کسی کی رہنمائی کی کیا ضرورت جب قرآن اور احادیث ہیں نہ تو محترم یہ تو اللہ کی کتاب ہے آپ مجھے میٹرک کا میتھ خود پڑھ کر دکھائیں آپ مجھے ایف ایس سی کی کتاب خود پڑھ کر دکھا دیں اس کے لیے کسی استاد کی، کسی شیخ کی یا آپ سے بڑے علم والے کی ضرورت ہے تو یہ کانسپٹ ایوالو ہو رہا ہے لوگوں کے اندر بد بخت بنانے کے لیے اللہ والوں سے دور کرنے کے لیے طریقے بنایا گیا ہے کہ ہے نا قرآن اور احادیث تو قرآن وہ کتاب ہے جو خود اپنے بار میں کہتی ہے کہ اگر تو نے مجھے اپنی عقل سے پڑھا تو میں تمہیں گمراہ کر دوں گا میں وہی کتاب ہوں جو گمراہ کر دیتی ہیاور میں ہی وہ کتاب ہوں جو ہدایت دیتی ہے تو اس لیے اپنی عقل کو استعمال کر کے پڑھنے والوں میں تمہیں گمراہ کر دوں گی کسی استاد سے پڑھو ،کسی سمجھے ہوئے سے پڑھو، کسی ایسے سے پڑھو جو پڑھا ہوا ہے اگر خود اپنی عقل لگاؤ گے تو میں تمہیں گمراہ کر دوں گا قرآن اپنا دعوا خود کرتا ہے۔

تو لہٰذا یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ دنیا میں یہ ایک ایسا اللہ کی طرف سے دیا ہوا انعام ہے جو انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا اور اللہ والے اس پر عمل کرتے رہیں گے ،کرتے رہتے ہیں، کر رہے ہیں، کرتے رہے تھے اور یہ با قاعدہ حضور علیہ السلام کے دور سے چلا آج تک یہ چل رہا ہے تمام اللہ والے، بزرگ دنیا میں آئے وہ سارے کسی نہ کسی شیخ کے مرید ہیں وہ کسی نہ کسی اللہ والے کو اپنا رہنما بنا کر چلے ہیں وہ خود نہیں چلے ہیں جب تک ان کے آگے آگے کوئی چلا نہیں ہے تو لہٰذا یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے بہت خوش نصیبی کی بات ہے کہ اللہ تعالی انہیں زندگی میں کوئی شیخ عطا کر دیں، انہیں کوئی مرشد مل جائے کوئی انہیں سمجھانے والا مل جائے کوئی ان کی ناک پکڑ کر سیدھا کرنے والا مل جائے کوئی ان کو نماز سکھانے والا، قرآن سکھانے والا، نیکیوں پر لگانے والا مل جائے خدا کی قسم یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے یہ اس سے پوچھو جو اس راستے سے جب ادھر آیا ہے کہ کاش میں پہلے آ جاتا مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ اللہ کی رحمتیں تو اس رستے پر ملتی ہیں لہٰذا اس سے میرا گفتگو کرنے کا مقصد یہ ہے جو میں نے تمہید بنائی ہے ایک بنیاد بنانے کی کوشش کی ہے قرآن کی آیتیں بھی بیان کیں ہیں اور حضور علیہ السلام کی احادیثیں بھی بیان کیں ہیں

بزرگوں کا فرمان بزرگوں نے لکھا

کہ جس شخص کا کوئی مرشد نہیں یقیناً اس کا مرشد شیطان ہوتا ہے کیونکہ وہ کسی کے پیچھے تو چلتا ہے اور کوئی تو ہے جو اس کو دن رات سکھاتا ہے اس کو سوچ دیتا ہے تو اگر کوئی اللہ والا یا نیک شخص نہیں ہے سو یقیناً پھر شیطان تو ہے ہی جو اس کو اپنی انگلیوں پر نچا رہا ہے تو فرمایا کہ اس کا مرشد شیطان ہے **(اللہ اکبر)**

اب ان تمام باتوں سے ہمارا ایک ذہن کلیئر ہو گیا ہمارے اندر ایک سوچ اتر گئی اور بلکل یہ واضح ہے اور اس میں میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اپنا کچھ شامل نہ کروں میں نے وہی باتیں عرض کیں ہیں جو قرآن اور حدیث میں بیان ہوئیں ہیں تو یہ بات ذہن میں اتری کہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے اور اللہ تعالی نے اس عمل کو بہت خوبصورت بنایا ہے اور ہر عام شخص اس طرف آ بھی نہیں سکتا یہ اللہ کا کرم ہے اور اس کے لیے اللہ نے خاص لوگ مخصوص کیے ہوئے ہیں محبت کے لیے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں یہ وہ جذبہ ہے جو ہر سانس میں ہر دل میں گایا نہیں جاتا ہر دل میں یہ جذبہ نہیں اتر سکتا اس کے لیے اللہ نے خاص دل مخصوص رکھے ہوئے ہیں۔ **(اللہ اکبر)**

جماعت کی اہمیت قرآن اور احادیث کی روشنی میں

دوسرا اللہ تعالی جماعت کو بہت پسند کرتا ہے اللہ کی ایک عادت کریمہ ہے کہ وہ جماعت کو بہت اہمیت دیتا ہے میں اس کی کچھ مثالیں یہاں پیش کرتا ہوں۔

☆ ہمارا سارا دین جماعت کے اوپر ہے ہمارا دین محلے کی سطح پر پانچ وقت کی نماز پڑھاتا ہے مسجد کے اندر۔

☆ ہمارا دین علاقے کی سطح پر عید کی نماز پڑھاتا ہے مل جاؤ سارے نماز پڑھو۔

☆ ہمارا دین ملکوں کی سطح پر حج کرواتا ہے مل جاؤ سارے آجاؤ سال گزر گیا آؤ حج کرو۔

جماعت کو اللہ بہت پسند کرتا ہے اور قرآن میں اور احادیث میں اس کی بہت تاکید ملتی ہے کہ کسی جماعت کے ساتھ مل جاؤ، جماعت کے اندر رہو آپ اندازہ کریں کہ آپ ایک نماز جب اکیلے پڑھتے ہیں تو وہ قبول ہونہ ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے لیکن جب آپ اس نماز کو کسی جماعت کے ساتھ پڑھتے ہو تو

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا

جہاں چالیس لوگ اکھٹے ہوں ان میں سے ایک شخص اللہ کا ولی ہے۔

جہاں چالیس مسلمان اکھٹے ہوں نیکی کے لیے اکھٹے ہوں تو وہاں ایک اللہ کا ولی تو اس کی عبادت تو قبول ہونی ہی ہے تو جب آپ جماعت میں آجاتے ہیں تو آپ کا عمل جیسا بھی تھا آپ کا عمل کتنا ہی کم کتنا ہی غیر ضروری تھا لیکن اللہ اس عبادت کو قبول فرمائے گا کیونکہ آپ جماعت کے اندر ہیں اللہ تعالیٰ جماعت کو اتنا پسند فرماتا ہے کہ اگر آپ جماعت میں شامل ہیں اور نماز ہو رہی ہے جماعت ہو رہی ہے اور امام سے غلطی ہوگئی ہے اب آپ کو یہ علم بھی ہو چکا ہے کہ امام سے غلطی ہوگئی ہے لیکن جماعت کو اللہ اتنا پسند کرتا ہے کہ آپ کو اجازت نہیں ہے کہ آپ جماعت توڑ کر نکلیں آپ سبحان اللہ اونچی کہہ سکتے ہیں کہ امام کو پتہ چل جائے کہ اس نے غلطی کر دی ہے آپ الحمد اللہ اونچی کہہ سکتے ہیں کہ امام کو پتہ چل جائے کہ اس نے غلطی کر دی ہے لیکن آپ کو اجازت نہیں ہے کہ آپ جماعت توڑ کر نکلیں آپ پوری نماز پڑھیں گے حالانکہ وہ غلط پڑھا رہا ہے اللہ کو جماعت سے اتنا پیار ہے جب لوگ اکھٹے ہوتے ہیں تو اللہ کو اتنا پسند فرماتا ہے۔

حضور علیہ السلام کی واضح حدیث سے بھی اس کی خبر ملتی ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا حدیث قدسی ہے

فرشتے جب ذکر کی مجلس سے واپس جاتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں ذکر والوں کی مجلس سے واپس جاتے ہیں اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اللہ ان سے پوچھتا ہے کہ اے فرشتوں کہاں سے آؤ ہو جواب ملتا ہے کہ تیرے نیک بندے تجھے یاد کر رہے تھے لمبی حدیث ہے میں اس پر آتا ہوں جو میرا مقصد ہے بات کرنے کا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے میرے فرشتوں گواہ ہو جاؤ وہ سارے اکھٹے ہو کے مجھے یاد کر رہے تھے میں نے ان سب کو آج بخش دیا ہے۔

تو مولا اس میں سے ان میں سے ایک ایسا بھی جو وہاں ذکر کے لیے نہیں آیا تھا وہ ویسے ہی گزر رہا تھا اس نے آواز سنی جی چاہا چلو وہاں بھی تو وقت ضائع کرنا ہے چلو اندر بیٹھتے ہیں سنا ہے چاول بہت اچھے ملتے ہیں سنا ہے روٹی پانی خوب ملے گا تو وہ تو اس لیے آ گیا فرمایا جہاں وہ آدمی بیٹھا تھا نیک بندے قریب تھے تو چونکہ وہاں بیٹھ گیا لہذا اسے بھی بخش دو اسے بھی جانے دو مولا اتنی رحمت ہو رہی ہے تو گلی سے گزرے تھے کچھ لوگ وہ گزرتے ہوئے رکے تھے انہوں نے اندر دیکھا کہ اندر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جماعت ہے اور وہ اللہ اللہ کر رہی ہے نیکی ہو رہی ہے دل ان کا بھی چاہا تھا پر وہ رکے نہیں کام ایسا تھا لہذا چلے گئے نکل گئے کہا اے فرشتوں گواہ رہنا اس وقت کے دوران جتنی دیر وہ اکھٹے رہے میرا ذکر کر رہے تھے اس دوران جتنے گلی سے گزرے میں نے ان کو بھی معاف کر دیا ہے جماعت اتنی پسند ہے اللہ کو۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

اللہ کا ہاتھ جماعت پہ ہوتا ہے۔

اکیلے کچھ نہیں اپنی اپنی مسیت الگ نہ بناؤ جماعت کے اندر آؤ اللہ کا ہاتھ جماعت کے اوپر ہے فرمایا کہ جماعت کا یہ معاملہ ہے کہ جو جماعت کے ساتھ رہا وہ نجات پا گیا اور جو جماعت سے بکھر گیا، نکل گیا وہ سیدھا دوزخ میں جا گرا ہمارے ہاں یہ بھی ایک کانسپٹ ہے کہ نہیں ٹھیک ہے میں کلا ہی ٹھیک آں اور ستر ستر اسی اسی سال ہو گئے نہ کسی کے پیچھے چلے اور نہ کسی کو اپنا رہنما، نہ گائیڈ اور نہ اپنا مرشد تسلیم کیا اسی لیے کے اندر ایک انا تھی کہ میں اکیلا ہی بہت بیسٹ ہوں تو آئیے آپ اور میں تو کیا چیز ہیں۔

حضرت ابوبکر راضیؓ

حضرت ابوبکر راضیؓ زمانے کے ولیوں کے سردار، علماء کی صف میں بہت بڑا نام اور زمانے کے جتنے بھی علم اللہ تعالیٰ نے اس وقت رکھے تھے وہ ابوبکر راضیؓ کو حاصل تھے ہم تو

کچھ بھی نہیں ہیں ہمیں تو کوئی شے حاصل نہیں ہے وقت کے ولی تشریف لے گئے حضرت ابو خالدؒ کے پاس جماعت کے اندر ذکر ہو رہا تھا درس ہو رہا تھا، نیکی ہو رہی تھی چلے گئے جا کر بیٹھ گئے ملنے کے لیے گئے کہ نیک شخص ہیں چلو ملاقات ہو جائے گی میری زیارت کی آرزو ہے تو و چلو ملاقات کرنے جاتا ہوں حضرت درس قرآن میں مشغول تھے باتیں طویل ہو گئیں تو ان کے پاس وقت نہیں تھا اٹھے اور نکل گئے میرا مقصد سمجھیے گا جو میں بات عرض کر رہا ہوں کہ آپ قرآن کے طالب علم ہیں آپ کے تصور بڑے سمجھ داروں والے ہونے چاہئیے آپ کے اندر بڑی گہری سوچ ہونی چاہیے نکل گئے پیچھے سے مریدوں نے دیکھ لیا کہا حضرت دعا کے بعد

حضور وہ آئے تھے اللہ کے نیک بندے تھے عالم دین تھے حضرت ابوبکر راضیؒ ان کا بڑا نام ہے ہم تو بہت خوش ہوئے کہ آپ سے ملنے آئے ہیں فرمایا کوئی بات نہیں جماعت میں تو آیا تھا نہ، آکر بیٹھا تو تھا۔

میری عرض ان لوگوں سے ہے جو خود سارا کچھ کرتے رہتے ہیں اور وہ کسی کو اپنا گائیڈ اور رہنما نہیں بناتے تو جب وہ آئے اور آکر بھی چلے گئے عرصہ گزرا، وقت گزرتا چلا گیا موت کا وقت قریب آ گیا مستند کتابوں کے اندر یہ واقعہ بہت سارے مفسرین نے درج کیا ہے تو موت کا وقت قریب آ گیا حضرت ابوبکرؒ شیطان آ گیا اور یہ آتا ہے ہر ایک کے پاس اس کو گمراہ کرنے کے لیے اس کے پاس بہت ہتھکنڈے ہیں ہمارے نماز، روزے زکوۃ تو کوئی شے ہی نہیں اس کے لیے نفس کی ایسی چالیں ہیں اس کے پاس کہ انسان کی سوچ میں نہیں آسکتیں تو وہ آ گیا اور آکر اس نے گفتگو شروع کر دی آپ نزع کے عالم میں تھے موت قریب تھی شیطان کہنے لگا کہ ابھی بھی مان جاؤ کہ خدا نہیں ہے اس کی ہستی کا کوئی وجود ہی نہیں ہے تم غلط پوجا کرتے رہے ہو کسی کی اللہ کا تو وجود ہی نہیں کہاں دیکھا ہے تم نے اس کو آپ بولے کہ نہیں یہ دیکھو زمین اس نے بنائی اس نے اپنے علم سے ثابت کر دیا کہ زمین تو ایسے ایسے بنی ہے وہ بولے آسمان اس نے بنایا کہا کہ آسمان تو ایسے ایسے بنا وہ بولے کہ یہ ساری چیزیں اس نے پیدا کیں ہیں شیطان نے وہ بھی اپنے علم سے غلط ثابت کر دیں ہر شے غلط ثابت کر دی۔

یہاں تک کہ امام فخر الدین راضی جیسا شخص وہ بھی اس بات پر راضی ہو گیا کہ واقعی لگتا ہے کہ میں ساری زندگی غلط کرتا رہا ہوں اور واقعی اس اس کلیے سے یہ چیزیں بن سکتیں ہیں میں کس کی عبادت کرتا رہا ہوں ابھی یہ تصور آیا دل میں کہ اللہ تعالی نے کرم فرمایا اور وہی جو آیت میں نے ابھی پڑھی کہ اے ایمان والوں تقوی اختیار کرو اور نیک لوگوں کے ساتھ رہا کرو تو چونکہ وہ تھوڑی دیر ان کے ساتھ رہے چند لمحے ان کے ساتھ رہا اللہ نے ان کی راج رکھ لی اور وہ منظر آپ کے سامنے کر دیا گیا وہ وضو فرما رہے تھے اللہ کی آواز آئی کہ ابو خالد تو میرا نیک بندا ہے یہ شخص اپنے ایمان کے ہاتھوں جانے لگا ہے اس نے بڑی خدمت کی ہے دین کی لیکن دیکھ آج شیطان اس کے ساتھ کیا کر رہا ہے میں نہیں چاہتا کہ ایسا ہو یہ تیرے پاس آیا تھا ابو خالدؒ نے وہی پانی زور سے ابوبکرؒ کے منہ پر دے مارا اور وہ چھینٹے اتنے دور آپ اپنے شہر میں تھے اپنے گھر میں تھے آپ کے منہ پر پڑے اور ساتھ ہی آپ کو ابو خالدؒ کی زیارت ہوئی فرمایا اے فخر الدین شیطان کو کہہ دے کہ میں اللہ کو بغیر دلیل کے مانتا ہوں مجھے کسی ذلیل کی ضرورت نہیں ہے۔

تو ستر ستر نمازیں پڑھ کر جب وہ لمحہ آتا ہے نا اس وقت مرشد کام آتا ہے، اس وقت شیخ کام آتا ہے دنیا میں تو روزی روٹی روکھی سوکھی چلا لیتے ہیں لیکن وہ لمحہ بہت سخت ہے میں جب تمام بزرگوں کی کتابوں میں جب یہ واقعہ پڑھتا ہوں تو میں حیران ورجاتا ہوں ہر بزرگ نے ایک دعا ضرور مانگی ہے

جتنے اللہ والے آئیں ان کے اندر ایک دعا مشترک ہے اے اللہ موت کے وقت آسانی دینا بہت بڑی دعا ہے اور اس کے لیے ہاتھ جوڑے ہیں بڑے بڑے ولیوں نے کیونکہ وہ بڑا سخت لمحہ ہوتا ہے پتہ نہیں کہاں آنی ہے پہاڑ سے گر کر مرنا ہے ایکسیڈنٹ میں موت آنی ہے، پانی میں آجانی ہے، کسی دیوار کے نیچے آنی ہے، کسی ہسپتال کے بیڈ پر فالج کی حالت میں موت آنی ہے، کہاں آنی ہے کوئی پتہ نہیں اور اس حقیقت کو جو لوگ سمجھ جاتے ہیں وہ اپنا شیخ ڈھونڈتے ہیں کہتے ہیں مولا یہ تو بہت ضروری ہو گیا ہے (اللہ اکبر) تو سامنے جب وہ آگ لگ گئی اسے آواز آئی جا اے فخر الدین جا اس ایک لمحے کے صدقے جب تو جا کہ اس شخص کے قریب بیٹھے تھے جا میں نے تجھے اس ایک لمحے صدقے جو تو جا کہ اس شخص کے قریب بیٹھا تھا جا میں نے تجھے تیرا ایمان واپس کر دیا اللہ کے سامنے سرخروع ہو جا تیری بچت ہو گئی اس شخص کی وجہ سے یہ تو کوئی ایسی بات بھی نہیں جو میں خود کر رہا ہوں قرآن میں خود تسلیم کیا ہے اس بات کو تدریس میں۔

شیطان کا اعتراف

قرآن کا سینہ کھولیے اس میں وہ آیت پڑھیے جس میں شیطان نے تسلیم کیا ہے خود اس بات کو جس میں ں اللہ کہہ رہا ہے کہ جا مردود نکل جا تو شیطان نے کہا مولا مجھے

مہلت دے مجھے پھراب پکڑ نا نہیں تو نے اگر میرے ساتھ ایسا کیا ہے تو مجھے مہلت دے اللہ نے کہا جا میں نے مہلت دی جا تو کر لے جو کر سکتا ہے میں بھی موجود ہوں تو اس نے پھر ایک بات کہی تھی اس نے کہا مولا مہلت تو مجھے دے رہا ہے لیکن آج میں تیری ایک بات تسلیم کر رہا ہوں تیری بارگاہ سے جاتے ہوئے یہ بات آج ہی کہتے جاتا ہوں

جو تیرے نیک بندوں کے قریب چلا جائے گا وہ مجھ سے بچ جائے گا اسے میں کچھ نہیں کہہ سکتا میں آج ہی ہاتھ جوڑتا ہوں تیرے آگے میں آج ہی یہ بات تسلیم کرتا ہوں بعد میں نہ کہنا کہ میں فیل ہو گیا مجھے پتہ ہے کہ

اِنَّ رَحمَتَ اللّٰہِ قَرِیبٌ مِّنَ المُحسِنِینَ

اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہوتی ہے۔

وہ مان کر گیا ہے قرآن کے سینے میں یہ آیت موجود ہے اس پر کس کو دلیل دیتے ہیں آپ تو لہذا یہ جو کانسپٹ آج کے دور میں ایوالو ہوا اور لوگوں کو اللہ والوں سے دور کرنے کی باقاعدہ سازش کی گئی خاص طور پر میری بیٹیاں ان کے ساتھ تو بہت ہی برا ہوا ان کے ساتھ تو ایسے ایسے ہتھکنڈے اپنائے کہ نہیں تو تو یہ کام نہیں کر سکتی تیرے لیے تو ہے ہی حرام تو نہ کر یہ کیونکہ تیرا شوہر ہی تیرا مرشد ہے اللہ معاف فرمائے جب اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے اللہ نے

مَن عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَکَرٍ اَو اُنثٰی وَھُوَ مُؤمِنٌ فَلَنُحیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً

جو کوئی بھی نیک عمل کرے گا چاہے مرد ہو یا عورت ہم اسے ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے شرط یہ ہے کہ وہ مومن ہو۔

ارے اس نے تو مرد اور عورت کی تخصیص ہی نہیں کی ہے اس نے کوئی تخصیص نہیں کی اور ہم ایسے بد بخت ہیں کہ ہم نے خود تخصیص کر دی ہے کہ نہیں ضرورت کیا ہے اور ہماری بچیاں رہنمائی کو لینے کے لیے ترس جاتیں ہیں یہ اس نیکی کو لینے کے لیے مر جاتی ہیں لیکن اس دور کے اندر ایک ایسی غلط فضاء قائم کر دی گئی کہ سارے ہی دو نمبر ہیں سارے ہی غلط ہیں، یہ سارے ہی برے ہوتے ہیں ان کے قریب نہ جانا یہ سارے کے سارے چور چکے ہیں بدمعاش ہیں اور ہماری بیٹیوں کو اس نعمت سے محروم کر دیا گیا ہماری مائیں اللہ والوں کی صحبتوں سے محروم کر دی گئیں ہماری بیٹیاں اللہ والوں کی صحبتوں سے محروم کر دی گئیں ہماری بہنیں اللہ والوں کی صحبتوں سے محروم ہو گئیں جب ان کو نہ ذکر ملنا ہے نہ اللہ والوں کی صحبتیں نہ آقا علیہ السلام کی محبت کے نغمے سنیں گی تو ان کے بچوں کا حال آپ کے سامنے ہے کیسے کیسے بچے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ مائیں اس نعمت سے محروم ہیں اور اسی لیے آپ کے سامنے کر دی گئی ہے۔

یہ آیت یہ باقاعدہ قرآن کا حکم ہے کہ جس کے اوپر اگر کوئی ٹکرایا تو وہ اپنا ایمان ضائع کر دے گا کہ قرآن باقاعدہ گواہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا باقاعدہ یہ عمل تھا آپ صلی اللہ علیہ ولہ وسلم اپنی ایمان والی عورتوں کو بھی بیعت کرتے تھے اور آپ کا یہ عمل اللہ قیامت تک کے لیے کبھی ختم نہیں ہونے دے گا حضور علیہ السلام کی سنتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں آپ علیہ السلام کی ہر سنت زندہ ہے میرے نبی نے اگر ہاتھ اٹھا کر نماز پڑھی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھی اور اگر نماز کے دوران بھی ہاتھ اٹھائے بھی دو تین بار اللہ نے وہ سنت بھی نہیں ختم ہونے دی تو پھر یہ اتنی بڑی سنت کیسے ختم ہو سکتی ہے اس لیے یہ بات ذہن نشین کی جائے کہ اللہ نے جس کسی کو بھی یہ سعادت بخشی ہے دنیا میں اور جس کو اللہ تعالی شیخ عطا کرتا ہے قرآن میں اللہ نے یہ جو آیت نازل کی ہے اور اس سے پہلے بھی جتنی اوپر بیان ہوئیں ہیں کہ

صحیح بخاری حدیث نمبر 3116

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُفَقِّھْہُ فِی الدِّینِ

کہ اللہ تعالی جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔

میں آپ سے سوال کرتا ہوں جو مجھے ابھی سن رہے ہیں اور جو انٹرنیٹ پر سن رہے ہیں اور انشاءاللہ آگے جو لوگ مجھے سنیں گے آپ کو دین کی سمجھ کہاں سے آئے گی اللہ فرما رہا ہے حضور علیہ السلام نے کہا کہ اللہ جس

سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا کرتا ہے جس کو جنت دینی ہے وہ دین کی سمجھ کہاں سے آئے گی وہ آپ مجھے بتائیں وہ کسی استاد سے آئے گی، کوئی شیخ ہوگا، کوئی نیک شخص ہوگا جو سمجھ دے گا نماز کی، وضو کی، حج کی، روزے کی زکوۃ کی یہ ساری باتیں بتانے کے لیے کوئی استاد ہوگا نا دین کی سمجھ کتابوں سے خود نہیں آسکتی۔

میں اس کو یوں ٹرانسلیٹ کردیتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ جس کے لیے جنت کا ارادہ کرتا ہے اسے مرشد عطا کردیتا ہے اسے کوئی نیک شخص مل جاتا ہے اسے کوئی نیکی کے رستے پر چلانے والا مل جاتا ہے خدا کی قسم آج اگر دنیا میں دین زندہ ہے تو میں بڑی معذرت کے ساتھ مولویوں کی وجہ سے نہیں ہے یہ صوفیا اور بزرگوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے نمازی پیدا کردیے اگر یہ لوگ نمازی پیدا نہ کرتے، نیک لوگ پیدا نہ کرتے، روحوں کو پاک نہ کرتے، روحوں کی صفائی نہ کرتے روحوں میں اللہ اور رسول کی محبت نہ ڈالتے تو کون نعتیں پڑھتا، کوحہ تلاوتیں کرتا کون مسجدوں میں جاتا یہ وہی ہیں جنہوں نے مسجدیں آباد کی ہوئیں ہیں (اللہ اکبر) لہذا ان کا انکار بڑی سخت جہالت ہے۔

ایسی جہالت سے اللہ محفوظ رکھے لوگ کھلے عام ان کی عزتوں پر بات کردیتے ہیں اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے دعا ہے ان کے لیے وہ بہت سخت مشکل میں آئیں گے۔

قرآن پاک کی ایک اور آیت بھی اس پر گواہ ہے ارشاد فرمایا

يَومَ نَدعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمٰمِهِم

ہم بلائیں گے اس دن **يَومَ** (قیامت کے دن) **نَدعُوا** بلائیں گے سب کو **كُلَّ اُنَاس** ہر شخص کو **بِاِمٰمِهِم** اس کے امام کے ساتھ۔

اکیلے نہ آؤ اپنے امام کے ساتھ وہ اکیلا ہی بھاگتا ہوا آئے گا مولا کہے گا تو اکیلا تیرا امام کدھر ہے میں تو کہا امام کے ساتھ آؤ وہ بولے گا جی میرا کوئی امام نہیں میں خودی تھا اپنا امام ساری زندگی قرآن اور حدیث موجود میں نے نہیں کسی سے مدد لی اللہ کہے گا میں کہا کسی امام کے ساتھ آؤ امام ہی نہیں ہے ادھر کھڑے ہو جاؤ دوسری طرف اماموں والے کہاں ہیں

کہاں ہیں مجدالف ثانیؒ والے۔۔۔کہاں ہیں شاہ نقش بندؒ والے۔۔۔کہاں ہیں داتا گنج بخشؒ والے۔۔۔کہاں ہیں پیر معین الدین چشتیؒ والے۔۔۔کہاں ہیں پیر حضرت مہر علیؒ والے

جن کے امام ہیں وہ آئیں بس سب سے آگے نبی ہوگا نبی سب سے بڑا امام ہوتا ہے پھر امت کا نبی سب سے بڑا امام اس کے بعد امت کے ولی ہوں گے اس امت کے نیک لوگ پھر ان کے پیچھے چلنے والے، پھر ان کے پیچھے چلنے والے، پھر ان کے پیچھے چلنے والے، پھر ان کے پیچھے چلنے والے اس طرح سارے جو پیچھے چلتے رہے وہ اپنے امام کے ساتھ آجائیں گے (اللہ اکبر)۔

میں کیا عرض کروں آج کے دور میں جو ہاتھ ڈالا گیا ہے اللہ والوں کی عزتوں پر میں اس پر کلام نہیں کرنا چاہتا میں عرض کیا کروں آپ سے بڑی شدید حالت ہے اللہ والوں کی محبت کے دل میں پودے لگا لیجیے

حضرت شاہ نقشبندؒ کا فرمان ہے

ارے پتہ تو کرو کون ہے نقش بندؒ **حضرت بہاؤالدین نقش بند رحمتہ اللہ علیہ آپ اس قدر اللہ کی رحمت اور کرم والے شخص ہیں کہ آپ کی قبر کی حاضری کو چھوٹا حج کہا جاتا ہے** جس علاقے میں آپ کی قبر ہے وہاں لوگ آپ کی قبر پز حاضری کو چھوٹا حج کہتے ہیں ساری زندگیاں نیکیاں پھیلائیں اور اس وجہ سے آپ کے سلسلے کا نام نقشبندیہ پڑ گیا اتنا بڑا نام بڑی خدمت کی اللہ کے نبی کی ان کے ڈین کی ایک بات کہہ گئے کہنے لگے **اے میرے بچوں پریشان نہ ہونا جو میرے ساتھ وابستہ ہوئے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھا میرے ساتھ چلنے کا وعدہ کیا ہے ارے جس نے ہمارا جوتا بھی سیدھا کیا ہے قیامت کے دن اسے بھی جنت میں لے کر جائیں گے اللہ کی وحمت پر اتنا یقین ہے مجھے اور مرید نعرہ لگایا تو پھر اور جوش سے کہا کہ جس نے پانی بھی پلایا وہ بھی ارے جس نے ہمیں مسکرا کر دیکھا ہم اسے بھی لے جائیں گے** تو یہ سب وہاں کدھر جائیں گے جو ان اللہ والوں کی عزتوں پر ہاتھ ڈالتے ہیں اور اس نیک عمل کو بیعت کو غلط ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اس پر بڑے ریفرنس پیش کرتے ہیں اس کے اوپر گفتگوئیں ہوتی ہیں اور اس کو غلط ثابت کرنے میں لگے رہتے ہیں کس سے لڑتے ہو یہ وہ لوگ ہیں پیر میر شریفؒ اللہ ساری رحمتیں اجمیر شریف میں آپ کے روزے پر نازل فرمائے آمین وہ خوش نصیب انسان اتنی اللہ کی کرم نوازی اتنی رحمت کے ہستے ہوئے گھر آتے ہیں اور والدہ پوچھتی ہیں بیٹے کیا بات ہے بڑے خوش نظر آرہے ہو کہا اماں جان آج میں نے گنتی مکمل کی ہے جو کئی سالوں سے کوشش کر رہا ہوں نوے لاکھ مسلمان کردیا ہے میں نے تو اپنے بچے کو ٹھیک کر کے دکھا مجھیا اللہ والوں کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والوں تم اپنے بیٹے کو نمازی بنا کر دکھا دو کسی اپنے دوست کو نمازی بنا کر دکھا دو انہوں نے نوے لاکھ جدی پشتی ہندوؤں کو مسلمان بنایا ہے اور مجھے اس پر کوئی عار نہیں ہوسکتا میں بھی اس کسی ہندوؤں کی اولاد میں سے ہوں صرف سید ہیں جو شروع سے مسلمان ہیں

کیونکہ وہ آقا علیہ السلام کی نسل ہیں وہ کلمہ پڑھنے والے ہیں ان میں کوئی کفر میں نہیں گیا باقی جتنے ہیں نام لیں کسی ذات کا سب ہندرہیں سے مسلمان ہوئے آپ سال دوسو سال پیچھے چلے جائیں دادا پردادا کوئی مجھے ثابت کرکے دکھائے کہ وہ مسلمان تھا ہم سارے ہندو تھے کوئی مجھے ثابت کردے سوائے سیدوں کے ہمیں کس نے مسلمان کیا اللہ والوں نے صوفیاء نے دادا پردادا ہوگا وہ گزرا ہوگا ایسی کوئی اللہ والے کی درگاہ کے پاس سے تو کسی دوست نے کہا ہوگا آجاؤ یار دیکھتے ہیں کہ ہوتا کیا ہے سامنے جب اس نے نظر ماری ہوگی

نگاہ ولی میں یہ تاسیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نگاہ ولی سے بدل جاتی ہیں تقدیریں جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

نہ مسجد سے نہ مکتب سے نہ کالج کے در سے پیدا دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

کوئی گزرہ ہوگا ہمارا دادا پردادا اور کسی اللہ والے نے نظر ڈالی ہوگی اور آج ہم قرآن کے درس میں بیٹھے ہیں ارے ان اللہ والوں کا ہم احسان نہیں اتار سکتے جنہوں نے بیعت کر کے لوگوں کو اللہ کے راستے پر لگایا اور لوگوں کو اللہ اللہ کرنا سکھایا لوگوں کو اللہ کے نبی کی پہچان دی اور دنیا میں نیکیاں جتنی پھیلا رہے ہیں سارے ان اللہ والوں کی سوغات ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

داتا صاحبؒ اللہ ساری رحمتیں لاہور میں آپ کے مزار میں نازل فرمائیں ہزاروں لاکھوں ہندوؤں کو مسلمان کرنے والا جس نے آکر چھوٹی سی مسجد میں قرآن پڑھانا شروع کیا تھا اور نیکیاں پھیلانی شروع کردیں آج دنیا اس کی قبر پر جا جا کر قرآن پڑھتی ہے ارے میں اور آپ زندہ ہیں **ہمیں اتنے لوگ ملنے نہیں آتے جتنے اس قبر والے سے ملنے جاتے ہیں آپ اور میں زندہ ہوکر بھی اتنے لوگوں سے نہیں مل پاتے جتنا میرا داتا ہر روز اپنے بندوں سے مل رہا ہے** کوئی قرآن پڑھ رہا ہے، کوئی درود پڑھ رہا ہے، کوئی پھول پیش کر رہا ہے کوئی ریوڑیاں رکھ رہا ہے، کوئی کھانے رکھ رہا ہے کوئی چاول بانٹ رہا ہے کوئی منتیں مانگ رہا ہے ہندو، سکھ سارے اس کے مزار پر آکر دیکھ رہے ہیں کہ یہ بندہ ہے کون ہے (اللہ اکبر)۔
لہذا یہ ساری برکتیں بیعت سے آتی ہیں یہ ساری بیعت سے ہیں حضرت عثمان ہارونیؒ داتا صاحبؒ کے مرشد ہیں بیعت کی آپ نے ان کی پیر معین الدین چشتی اجمیری آپ کے شیخ آپ مرید تھے کسی اللہ والے کے بابا فریدؒ کتنے میں نام لوں وہ کسی نہ کسی اللہ والے کے مرید تھے۔

شیخ کے بغیر انسان کی مثال

یہ آج کے دور میں جس میں ہر طرف برائیاں اور ہر وقت شیطان آپ کو لوٹنے کو تیار بیٹھا ہے کوئی کونہ ایسا نہیں، جہاں برائی نہ ہو کوئی گلی ایسی نہیں، کوئی محلّہ ایسا نہیں، کوئی شہر ایسا نہیں، کوئی ملک ایسا نہیں جہاں شیطان ننگا نہ ناچتا ہو تو آج کے دور میں بیعت کی ضرورت کروڑ گنا زیادہ ہے اتنے نفس نے پھندے تیار کیے ہوئے ہیں اور اس قدر برائی ہے دنیا میں دنیا برائیوں کی دل دل میں پھنس گئی ہے آج کے دور میں کہیں زیادہ ضرورت ہے اللہ والوں کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کی ان کے ساتھ جڑنے کی ان کو اپنا مرشد اور رہنما بنانے کی اور ان کے ساتھ مل کر اپنی اصلاح کرنے کی تمہارا اگر شیخ نہیں تو آپ کی مثال ایک لکڑی جیسی ہے ایک عام لکڑی جب کٹ جائے تو پڑی رہتی ہے ایک سائیڈ پہ کوئی اوقات نہیں رہتی اس کی اور کوئی پوچھنے والا نہیں اور اگر اسی لکڑی کو کوئی اٹھائے اپنی دکان میں، اپنی ورکشاپ میں لے جائے پھر وہ اس کو کانٹ چھانٹ کرے اس کو چھیلے اس پر زندا پھیرے اس کی چمک نکالے تو وہ لکڑی ایک بہترین صوفہ بن جاتی ہے اس پر بیٹھنے میں لوگ فخر سمجھتے ہیں کچھ دن پہلے جس کی کوئی اوقات نہیں تھی لیکن کسی بڑھئی کے ہاتھ میں آئی اور اس پر پالش وغیرہ ہوئی اس کی شکل نکل آئی اور صوفہ بننے کے بعد لوگ اس پر بیٹھنے میں فخر محسوس کرنے لگے کہا یہی ایک انسان کی ایک شیخ کے ساتھ اور شیخ کے بغیر مثال ہے۔
کوئی اوقات نہیں ہے اور کسی بھی وقت شیطان گمراہ کرسکتا ہے اور ساری کی ساری نمازوں کو آگ لگا سکتا ہے اس کے پاس ہزار پھندے ہیں تجھے پھسانے کے لیے وہ تیرے منہ سے ایسا جملہ نکلوادے گا جس کی وجہ سے دوزخ میں جا گروگے کوئی اس کا پتہ نہیں کب تمہیں لے دے جائے اس دور میں زیادہ ضرورت ہے شیخ اللہ ہمیں کامل شیخ کامل مرشد عطا فرمائے (اللہ اکبر)

مجھے یاد ہے جب قبلہ عالم سے ملاقات ہوئی ہمارے مرشد اللہ آپ پر اپنی ساری رحمتیں نازل فرمائے جن کی سوچ کے ساتھ ہم چل رہے ہیں خدا کی قسم میرے اندر جتنی خوبیاں ہیں میں جتنے لفظ بولتا ہوں میں جتنی قرآن کی آیتیں پڑھتا ہوں میرے جتنے آگے بچے بچیاں ہیں ملک میں ملک سے باہر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں پورے ملک میں

ہیں جہاں جہاں بھی ہیں ان کو جتنی برکتیں بھی جا رہی ہیں یہ میری اپنی نہیں ہیں یہ میرے شیخ کی ہیں یہ میرے پیرومرشد کی ہیں یہ وہ نور ہے جو لوگوں تک پہنچ رہا ہے یہ ساری کوالیٹیز ان کی دی ہوئیں ہیں ان سے پہلے ہم کچھ نہیں تھے میں ایک عام لڑکا تھا جو گلیوں میں کھجل خراب ہوتا پھرتا تھا کبھی گراؤنڈوں میں کھجل ہوتا ہے جگہ جگہ دھکے کھاتا ہے لوگ ذلیل کرتے ہیں ویسی زندگی تھی لیکن آپ سے ملے تو آپ نے سمجھایا پڑھایا بٹھایا محبت کی پیار دیا ان کے ساتھ وفا کرنے کی کوشش آج بھی جاری ہے انہوں نے جتنا دیا وہ بیان سے باہر ہے لہذا ان کے ساتھ جو مل کر حاصل ہوا وہ بیان سے باہر ہے لہذا ایک چھوٹی سے بات عرض کر دیتا ہوں آقا علیہ السلام کی محبت اور ان کی اعطاعت کا جذبہ یہ دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے جس کو حضور علیہ السلام سے پیار نہیں ہے وہ بے شک کعبہ کو سر پر اٹھا لے اس کی اللہ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے اللہ اس کو کچھ بھی نہیں سمجھے گا اور نہ اللہ اس سے کچھ چاہتا ہے جو ہمیں ہمارے شیخ سے ملی ہے یہ کبھی بھی کتابوں سے نہیں آتا آپ بے شک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت کی ساری کتابیں پڑھ لیں آپ کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت پیدا نہیں ہوگی جب تک کوئی شیخ آپ کے دل میں یہ محبت پیدا نہ کر دے آپ سارا قرآن پڑھ لیں اس کے لفظوں کو گھول کر پی جائیں آپ کو کچھ نہیں ملے گا جب تک آپ کا شیخ آپ کے دل میں نہ ڈالے آپ کو پتہ ہے کہ آپ کو اللہ نے بنایا ہے یہ زمین اور آسمان اللہ نے بنایا ہے یہ ہوائیں فضائیں اسی کی ہیں لیکن آپ کو اللہ سے محبت کبھی نہیں ہوگی جب تک شیخ آپ کے دل میں اللہ کی محبت نہ ڈال دے آپ کو پتہ ہے کہ آپ نے آخرت میں جانا ہے وہاں آپکو پتہ ہے کہ ہم نے آخرت میں جانا ہے وہاں ہم سے سوال ہونے ہیں وہاں اللہ نے ہم سے پوچھنا ہے ہمارا حساب ہوگا اس کا ایک ڈر ہے ایک خوف ہے لیکن کبھی بھی آپ قیامت کے دن سے نہیں ڈریں گے جب تک شیخ آپ کے دل میں یہ ڈر نہ ڈالے آپ کبھی نہیں ڈریں گے۔

A MAN IS KNOWN BY THE COMPANY HE KEEPS

آدمی اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے آپ نیک ہیں تو نیکوں کے قریب نظر آئیں گے آپ برے ہیں تو برے کے قریب نظر آئیں گے آپ جیسے ہیں اس جیسے آپ کے قریب ہوں گے تو اس لیے سب سے بڑا رستہ اللہ تعالی نے بیعت کا دیا اللہ والوں کا راستہ زندہ کرنیوالے بہت خوش نصیب ہیں اور ہماری بیٹیوں کے لیے تو بہت مشکلیں کھڑی کردی جاتیں ہیں اور میرے سامنے ہر روز بہت سے ایسے معاملے آتے ہیں ان کو ان نعمتوں سے محروم کرنے کے لیے ماں باپ خود جال تیار کرتے ہیں تجھے کیا ضرورت ہے کسی کے پاس جانے کی کل کو تیری شادی کرنی تو تیرا میاں یہ نہیں سمجھے گا وہ کہے گا تو پہلے سے بیعت ہوئی ہے لہذا تجھے میں تسلیم نہیں کرتا ایک ایسی بھی میری بیٹی میرے پاس آئی جب ذکر سیکھا بیعت ہوئی جب اپنے گھر گئی تو اس نے کہا تو دوسرا خاوند کر رہی ہے لہذا اب تو نکل جا میرے گھر سے آج 2014 کے جدید دور میں جب آئی پیڈ اور آئی فون کا دور ہے ایسی جہالت کا تصور کر سکتے ہیں لوگ اتنے جاہل ہیں وہ روتی ہوئی آئی میں نے اس سے کہا کہ بیٹا میں نے تمہیں کیا دیا ہے یہ کارڈ دیا ہے یہ کارڈ اس کو دکھاؤ اس کے اوپر درود لکھا ہوا ہے اس کے اوپر لکھا ہوا ہے اللہ کا ذکر صبح، دوپہر، شام کرنا ہے اور استغفار کرنا ہے بتاؤ مجھے کیا میں نے نکاح کیا ہے یہ تو اللہ اور رسول کا ذکر دیا نیکی کی توفیق دی تمہیں کہتی وہ نہیں مانتا کیا عرض کریں آپ سے

کنو حال سناواں دل دا کوئی محرم راز نہیں ملدا

دین سے دور نہ ان کو نماز کی حقیقت کا پتہ یہ کیا کریں یہ کدھر جائیں یہ کیا کریں یہ کدھر جائیں لہذا ہمت کر کے ہم نے یہ نظام شروع کی اللہ کی رحمت سے بہت برکتیں ملی بہت کامیابی ملی بڑے بڑے ہیرے اللہ نے مجھے دیے اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میری بیٹیاں میرے بیٹوں سے لائق ہیں زیادہ سمجھ دار ہیں ان کے اندر دین کی زیادہ تڑپ ہے وہ زیادہ دین پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور یہ اللہ نے سعادت بخشی ہے اور کچھ ہمارے نام کے ساتھ فاروقی بھی لگتا ہے حضور علیہ السلام نے ان کی ڈیوٹی خواتین کے اوپر لگائی تھی عمرؓ میں مصروف رہتا ہوں تو جب کوئی عورت بیعت کرنے آئے تو تم ان سے بیعت کر لینا تو حضرت فاروق اعظمؓ آقا علیہ السلام کی جگہ عورتوں سے بیعت لیتے تھے تو وہ چونکہ ہمارے نام کے ساتھ آپؓ کی نسبت ہے تو اس کا بھی فیض ہمیں ملتا ہے لہذا بیٹوں جہاں جہاں تمہاری توفیق ہے اس کو پھیلاؤ تم غلط نہیں ہو اس تصور کو پھیلاؤ یہ قرآن کا تصور ہے تمہیں اللہ اور رسول کے راستے پر آنے سے کوئی نہیں روک سکتا تمہیں پورا حق ہے تم نے چلنا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں درجے حاصل کرنے ہیں اور شیخ و مرشد کے ساتھ ہے اور اللہ ہمیں ان کے ساتھ ہی جنت میں داخل کرے اور ان کے ساتھ ہی اللہ تعالی ہمیں موت نصیب فرمائے اور ہمارا جنازہ ہمارے قبلہ عالم پڑھائیں اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ اللہ تعالی شامل فرمائیں اور ہمیں اپنی کسی نیکی، کسی نماز پر کوئی ناز نہیں ہمیں کسی اپنے درود پر کوئی فخر نہیں ہے ہمیں فخر ہے تو اپنے شیخ و مرشد پر فخر ہے ہمیں فخر ہے جس کے ساتھ اللہ نے

ہمیں لگایا ہے اور وہی ہمارا غرور ہے اور کچھ نہیں اور انشاء اللہ اللہ ہمیں اسی عزت کے ساتھ قیامت میں بھی قائم رکھے گا۔

ہماری نیکیاں اور اچھائیاں بعد میں دیکھی جائیں گی پہلے اللہ ہماری نسبت دیکھے گا اور اس کے بعد بخشش کے علاوہ کوئی گنجائش ہی نہیں ہوگی بخشش کے علاوہ کوئی رستہ نہیں ہوگا لہذا ہم تو نسبت کے قائل ہیں اور ایک نسبت ہی ہے جس کی وجہ سے دنیا کا نظام چل رہا ہے ایک اینٹ اگر گلی میں لگی ہوئی ہے لوگ اس پر پاؤں رکھتے ہیں اور اگر وہی اینٹ مسجد کے محراب پر لگا دو تو لوگ اس کی طرف سجدہ کرتے ہیں قیمت بدل جاتی ہے ہماری نیکیاں کسی کام کی نہیں ہیں ہماری قیمت ہمارے شیخ کے ساتھ ہوگی ان کے شیخ کی قیمت ان کے ساتھ ہوگی ان کے شیخ کی قیمت ان کے ساتھ ہوگی اور اسی طرح ہم سب کی قیمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ہوگی حضور علیہا السلام کے ساتھ ہم سب کی قیمت بن جائے گی۔

ہم حضورﷺ کے قدموں پر نثار ہیں کہ انہوں نے ہمیں نیک بندوں کا راستہ عطا کر دیا ورنہ کتنے لوگ گلیوں میں کتوں کی طرح اور جانوروں کی طرح گناہ کر رہے ہیں اور ان کا کوئی والی وارث نہیں ہے اور قرآن کی آیت جو پڑھی ہے کہ اللہ جسے گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی مرشد نہیں ہوتا علامت بیان کر دی اللہ نے سمجھ لو کے وہ گمراہ ہو گیا کیونکہ اسے کوئی کھینچنے والا نہیں ہے ہمیں کوئی کھینچ تو سکتا ہے نا ہم برائی کی طرف جائیں گے تو ہمارا مرشد ہمیں کھینچ کر کہے گا اوے سیدھے ہو جاؤ سہی کام کرو کیونکہ وہ شیخ ہے وہ کہہ سکتے ہیں مور فرمایا کہ اپنے اوپر کوئی نکیل ڈلواؤ تمہارے ناک میں کسی کی نکیل ہونی چاہیے تا کہ جہاں تمہارا منہ غلط ہو وہ نکیل سے کھینچ لے یہ کہتے نہیں میں جدھر مرضی جاؤں مجھے کسی کی ضرورت نہیں میں بغیر نکیل ہی جاؤں گا تو ٹھیک ہے دیکھی جائے گی کون کل قیامت کے دن کس طرح کامیاب ہوتا ہے۔

قرآن پاک نے دعوے کر دیے اللہ والوں نے کر دیے لہذا اللہ والوں کی عزت کو اللہ محفوظ رکھے یہ اتنا بڑا عمل ہے کہ اگر اس کے اوپر بات کی جائے تو ساری رات بھی میں بات کروں تو شاید ختم نہ ہو یہ اتنی بڑی سعادت ہے کہ اس کے اوپر گفتگو کے بہت سے اینگل ہیں ہزاروں زاویے ہیں میں اپنی گفتگو کو سمیٹتا ہوا ایک بات کہتا ہوں اللہ نے اس دنیا میں جو نظام قائم کیا شیخ اور مرشد کو اس لیے رکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کا دین قیامت تک چلنے والا تھا اور قیامت تک رہنے والا ہے اور حضور صلی اللہ علیہو الہ وسلم اس دنیا تشریف لے گئے ہیں لیکن اللہ نے نیک بندوں کی شکل میں ایسے ہی لوگ یہاں رکھے ہوئے ہیں ان کے جیسے چہرے والے ان کی جیسی عادات والے ان کی جیسی سیرت والے ان کے جیسے طریقے والے ان کے جیسے اعمال والے وہ نبی تو نہیں ہیں لیکن نبیوں جیسے ہیں وہ نبیوں کی محبت میں ہیں ان کی اتباع میں ہیں ان کے پیچھے چلنے والے ہیں ان کی وجہ سے وہی کام ہو رہا ہے جو نبی اپنے دور میں کیا کرتے تھے اور اس میں بھی حدیث گواہ ہے

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

قیامت کے دن اللہ اپنے عرش کے نیچے نبیوں کے علاوہ بھی کچھ اور لوگوں کو بٹھائے گا لوگ پوچھیں گے مولا یہ آدم، نوح، عیسی، موسی علیہ السلام تو ہیں تو یہ دوسرے لوگ کون ہیں اللہ کہے گا کہ یہ نبی تو نہیں ہیں پر کام تو نبیوں جیسا ہی کر کے آئیں ہیں یہ بھی لوگوں میں نیکیاں پھیلاتے رہے قرآن پڑھاتے رہے لوگوں کو اچھائیاں دیتے رہے لوگوں کو اپنے رب سے ملواتے رہے تو یہی کام نبیوں نے کیا۔

تو دنیا میں کبھی نیک لوگوں کی کمی نہیں ہوگی جس دن آخری شخص اٹھے گا اسی دن اللہ قیامت قائم کر دے گا لہذا اس میں مرد اور عورت برابر ہیں دونوں کو حصہ دیا گیا دونوں اس میں چلتے ہیں اور جو قرآن کی آیت اس میں پیش کی گئی اس میں وہ وعدے موجود ہیں جو بیعت کے وقت کیے جاتے ہیں اس میں کوئی ایک وعدہ بتائیں جو دین سے دور ہے اللہ کی نافرمانی نہ کرو، جھوٹ نہ بولو، بد دیانتی نہ کرو، اپنے آپ کی حفاظت کرو، اپنے دین کی حفاظت کرو، اللہ کے نبی کی نافرمانی نہ کرو بتائیں اس میں کیا دین کیا دین سے دوری لہذا اللہ تعالی عورتوں کو اس کی سمجھ عطا کرے یہ دین کی گفتگو قرآن کی گفتگو لوگوں کے دل میں اتارے آمین۔